سورة القدر

Chapter 97 — The unchangeable standards of humanity

آیات 5

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے جو سنورنے والوں کی مرحلہ وار اور قدم بہ قدم مدد و رہنمائی کرتے ہوئے انہیں ان کے کمال تک لے جانے والا ہے (وہ یہ آگاہی دے رہا ہے کہ)!

اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنٰہُ فِیۡ لَیۡلَۃِ الۡقَدۡرِ ۚ﴿۱﴾

1- تم تحقیق کر کے دیکھ لو تو اسی نتیجے پر پہنچو گے کہ ہم نے (قران کو) ایسے تاریک دور میں نازل کیا جب انسانیت کے پیمانے برباد ہو چکے تھے۔

وَ مَاۤ اَدۡرٰىکَ مَا لَیۡلَۃُ الۡقَدۡرِ ؕ﴿۲﴾

2- اور (اے نوعِ انسان) کیا تم نے دانش کی گہرائیوں میں اتر کر دیکھا ہے کہ انسانیت کے پیمانوں کے برباد ہونے کا سیاہ دور کیا ہے؟ (اِسے سمجھو اور پھر قرآن کو سمجھو جو انسانوں کو تاریکیوں سے نکال کر نور میں لے آتا ہے 14:1)۔

(نوٹ: لفظ ادراک کا مادہ (درک) ہے۔ اور اس کا بنیادی مطلب ہے کسی کا پیچھا کر کے اُس سے جا ملنا۔ سیڑھی کے ڈنڈوں سے نیچے اترنے کو درکات کہتے ہیں۔ لہٰذا، اسی سے ادراک کا مطلب دانش کی گہرائیوں میں اتر نا لیا جاتا ہے اور قدر کا مادہ (ق د ر) ہے اور اِس کا بنیادی مطلب پیمانہ ہے۔ اِسی سے الفاظ: قدرت' تقدیر' مقدر' اقدار وغیرہ نکلے ہیں۔ اِس آیت میں قدر مجموعی پیمانوں کے لحاظ سے اِستعمال ہوا ہے۔ اِسی پر مزید نوٹ آیت 44:3 میں بھی دیا گیا ہے)۔

لَیۡلَۃُ الۡقَدۡرِ ۬ۙ خَیۡرٌ مِّنۡ اَلۡفِ شَہۡرٍ ؕ﴿۳﴾

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

3- (بہرحال) انسانیت کے سیاہ پیمانوں والا دور (قران) سے ہم آہنگ ہو کر آسانی' خوشگواری و سرفرازی (لیے ہوئے) واضح اور روشن ہو گیا۔

(نوٹ: لفظ الف کا مادہ (ال ف) ہے۔ اِس کا مطلب ہے ہم آہنگی پیدا کرنا۔ پیوستگی۔ گھل مل جانے والا ساتھی۔ اَلف بینھم یعنی اُن میں ہم آہنگی پیدا کر دی۔ قران کی آیت 24:43 میں اِسی لفظ الف کو یولف کے طور پر اِستعمال کیا گیا ہے جہاں آیت کا مطلب ہے ''کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ ہی بادل کو آہستہ آہستہ چلاتا ہے پھر اُس کو یولف کر دیتا ہے یعنی آپس میں ملا دیتا ہے''۔ اِسی طرح قران کی آیت 3:103 میں فالف اِستعمال ہوا ہے جہاں آیت کا مطلب ہے ''تم ایک دوسرے کے دُشمن تھے اللہ نے تمہارے دلوں میں ہم آہنگی یعنی الفت پیدا کر دی'' لہٰذا' قران کے مطالب اور اِس کے سیاق و سباق کے مطابق اِس آیت میں الف کا مطلب ہم آہنگ لیا گیا ہے۔ اِسی آیت میں لفظ شھر اِستعمال ہوا ہے۔ شھر کا مادہ (ش ھ ر) ہے اور اس سے

الشھیر نکلا ہے جس کا مطلب ہے ''مشہور و معروف ۔معزز''۔اسی سے لفظ الشھر ہے جو کہ چاند کو کہتے ہیں چنانچہ اسی حوالے سے شہر کا مطلب مہینہ لیا جاتا ہے۔ بہرحال' اِس آیت میں شہر کا بنیادی مطلب روشن ہو کر شہرت یافتہ ہو جانا لیا گیا ہے۔
اِسی آیت 97:3 میں لفظ خیر اِستعمال ہوا ہے۔ خیر کا مادہ (خ ی ر) ہے۔ بنیادی طور پر یہ ایسی چیز کے لئے اِستعمال ہوتا ہے جو سب کو مرغوب ہو یعنی سب کو اچھی لگے اور سب اُس کو حاصل کرنے کی آرزو کریں چنانچہ اِسی وجہ سے ہر خوبصورتی' ہر آسانی' ہر خوشگواری اور ہر سرفرازی کے مجموعے کو خیر کے طور پر اِستعمال کیا جائے گا۔ لہٰذا' خیر کا مطلب نیکی' بھلائی' ادنی کے مقابلے میں بہتر وغیرہ بھی آسانی و خوشگواری و سرفرازی سے ہی اخذ کیے گئے ہیں چنانچہ آیت 16:30 میں اور آخرت کے مقام کے لئے خیر بھی بنیادی طور پر آسانی و خوشگواری و سرفرازی کے لئے اِستعمال ہوا ہے اور یہی مطلب اِس آیت 97:3 میں استعمال کیا گیا ہے)۔

معانقة 18

تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ۛ﴿٤﴾

4- (چنانچہ یہ ہے وہ دور) جس میں فرشتے اور روح اپنے رب کے حکم سے ہر معاملے کے لئے نازل ہوتے ہیں (تاکہ نازل کردہ قران پر عمل کرنے والوں کے مددگار بن جائیں)

(نوٹ: اِس آیت 97/4 کے ساتھ 16/2، 70/4 جیسی آیات کا اگر تجزیہ کیا جائے تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ فرشتے اور روح دو علیحدہ علیحدہ مخلوقات ہیں مگر وہ عقلِ انسانی سے باہر ہیں۔ البتہ جو دور لیلۃ القدر سے شروع ہو چکا ہے اس میں ان کا انسانوں سے تعلق قرآن کے حوالے سے یہ محسوس ہوتا ہے کہ جو فرد یا قوم قرآن کے پیمانوں کو اختیار کرتی ہے تو یہ اس کے ہر کام میں مددگار ہوتے ہیں)۔

الثلثة

سَلٰمٌ ۛ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ﴿٥﴾

5-(اور قرآن کے نزول کی صورت میں اندھیروں کے ختم ہونے کا آغاز جو لیلۃ القدر میں ہو چکا اب نوعِ انسان پر) یہ سلامتی ہی سلامتی ہے یہاں تک کہ اجالے طلوع ہو جائیں (یعنی اب انسان تمام مشکلات ورکاوٹوں کو چیرتا ہوا آگے بڑھتا جائے گا)۔